سوال

(288)اذان اور نماز میں وقفہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ظہر، عصر اور عشاء کی نمازیں تو ہم اذان سے ۲۰ منٹ بعد ادا کرتے ہیں یعنی پانچ منٹ اذان کے اور پندرہ منٹ وضو اور طہارت کے لیکن دو نمازوں کے معاملہ میں اشتباہ ہے۔

(۲) فرض کریں اذان کا وقت 4.15بجے صبح ہوتا ہے، تو نماز کتنے وقفہ سے ادا کریں۔ ظاہر ہے اٹھنے کے بعد حوائج ضروریہ سے فراغت پھر وضو اور سنت مؤکدہ کی ادائیگی۔ بقیہ نمازوں کی نسبت کچھ زیادہ وقفہ کا تقاضا ہے، جب کہ دُور کے محلوں سے بھی نمازی آتے ہیں۔ براہِ نوازش شریعت کے تقاضا کو پیشِ نظر رکھ کر صحیح وقفہ کا تعین فرمادیں۔ آپ کی عین نوازش ہوگی۔

(۳) مغرب کی اذان اگر 6.30بجے ہورہی ہو تو نمازِ عشاء کتنے وقفہ سے ادا کی جائے جب کہ ہمارے گرد اگرد بریلوی حضرات پونے دو گھنٹہ بعد نماز پڑھتے ہیں۔

(۴) ہمارے ہاں جو نظام الاوقات آویزاں ہے اس پر 3.47بج کر پر عصر کا وقت لکھا ہوا تھا۔ ہمارے دوستوں نے اوّل وقت پڑھنے کے شوق میں 4بجے نماز کا وقت رکھا۔ اس طرح ہمیں ظہر کے وقت میں اذادن دینا پڑتی تھی کیا یہ مناسب ہے کہ وقت سے قبل ہی اذان کہہ دی جائے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(۱) صبح کی اذان اور نماز میں وقفہ پچیس منٹ رکھ لیا کریں۔ اس میں بنیادی امر یہ ہے کہ صبح کی نماز کا آغاز اندھیرے میں ہو، اور اندھیرے میں ہی ختم ہوجانی چاہیے اور اگر کسی وقت سفیدی بھی ظاہر ہو تو کوئی حرج نہیں اور اگر کسی جگہ سنت کے مطابق صبح کی دو اذانوں کا اہتمام ہو، تو درمیانی وقفہ تھوڑا بھی رکھا جا سکتا ہے۔ کیونکہ صبح کی پہلی اذان کا مقصد تہجد بند کرانا، اور صبح کی نماز کےلیے تیاری ہے، جو اتنے وقفہ سے آسانی سے حاصل ہو سکتی ہے۔

(۲) سرخی غروب ہونے کے بعد عشاء کا وقت شروع ہوتا ہے۔ غروب ساڑھے چھ کے حساب سے یہ وقفہ ایک گھنٹہ پچیس منٹ ہے۔ لہٰذا بریلوی حضرات کی نماز وقت کے اندر ہوتی ہے۔ لیکن عشاء کے بارے میں مستحب یہ ہے کہ اُسے مؤخر پڑھا جائے اس کا اختیاری وقت آدھی رات تک ہے۔

(۳) فجر کے ماسوا وقت سے پہلے اذان دینی ناجائز ہے۔ دخولِ وقت کے بعد اذان دے کر بیس منٹ وقفہ کر لیا کریں۔ ضروری نہیں کہ نماز چار بجے ہی پڑھیں۔ چند منٹ اوپر بھی ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوۃ : صفحہ :285

محدث فتویٰ